قسط 2

شکر الٰہی

فضیلت و اہمیت

مولانا ابو اسعد محمد صدیق صاحب
جامعہ سلفیہ

بے شمار انعامات کا شکر

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں لاتعداد اور بے شمار ہیں قرآن کریم میں ہے:

وآتاکم من کل ما سالتموہ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار (سورۃ ابراہیم: ۳۴)

اس نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔ یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

یعنی تم بھلا رب کی تمام نعمتوں کا شکریہ تو کیا ادا کرو گے، تم سے تو ان کی پوری گنتی بھی محال ہے۔ حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ان حق اللہ اثقل من ان یقوم بہ العباد، وان نعم اللہ اکثر من ان یحصیھا العباد ولکن اصبحوا توابین وامسوا توابین (تفسیر ابن کثیر، تفسیر طبری ۱۳/۱۵۱)

تحقیق اللہ تعالیٰ کا حق اس سے بہت بھاری ہے کہ بندے اسے ادا کر سکیں اور اللہ کی نعمتیں اس سے بہت زیادہ ہیں کہ بندے ان کی گنتی کر سکیں لوگو صبح وشام توبہ واستغفار کرتے رہو۔

اسی لئے نبی کریم ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے:

الحمدللہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا (صحیح بخاری، کتاب الاطعمۃ باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ)

بے حد وحساب تعریف اللہ کیلئے، پاکیزہ، جس میں برکت ڈالی گئی جسے نہ کافی سمجھا گیا اور نہ ہی ترک کیا گیا اور نہ ہی اس سے بے پرواہی کی گئی اے ہمارے رب۔

کامل انعامات کا شکر

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں ایسی عطا کی ہیں جو بلا تکلف ظاہر اور واضح ہیں اور بعض مخفی ہیں جو غور وفکر کے بعد سمجھ میں آجاتی ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم میں فرمایا:

الم تروا ان اللہ سخرلکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ (سورۃ لقمان: ۲۰)

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے لوگوں کی ایک جماعت جہاد میں بھیجی اور فرمایا:

اللھم ان لک علی ان رددتھم سالمین ان اشکرك حق شکرك

اے میرے اللہ اگر تو نے انہیں صحیح سالم واپس کیا تو تیرے لئے میرے اوپر یہ ضروری ہے کہ تیرا ایسا شکریہ ادا کروں جیسا کہ تیرے شکریہ کا حق ہے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد یہ حضرات بسلامت واپس آ گئے تو آپ نے کہا:

الحمدللہ علی سابغ نعم اللہ

تمام تعریف اللہ کیلئے ہے اللہ کی کامل نعمتوں پر۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے یوں نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو واپس لائے گا

تو جیسا کہ اللہ کے شکر یہ کا حق ہے ویسا شکریہ ادا کروں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اولم افعل کیا میں نے (یہ دعا پڑھ کر) ایسا شکریہ ادا نہیں کر دیا؟ (بیہقی، کنزل الاعمال ۲/۱۵۱)

باطنی اور مخفی نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جن کا ادراک و احساس غور و فکر کے بعد ہو جاتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک ایسے آدمی پر گزر ہوا جو کوڑھی، نابینا، بہرا اور گونگا تھا، آپ نے ان لوگوں سے جو آپ کے ہمراہ تھے فرمایا:

ھل ترون فی ھذا من نعم اللہ شیئا۔

کیا تم اس شخص میں اللہ کے انعامات میں سے کوئی حصہ دیکھتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اس پر اللہ کا اب بھی انعام ہے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ یہ پیشاب کرتا ہے تو اسے نہ اپنے آپ کو پیشاب کیلئے کھینچنا پڑتا ہے اور نہ کھینچنا، اس کا پیشاب آسانی سے اتر جاتا ہے: پس یہ بھی اللہ کا انعام ہے۔

فھذہ نعمۃ من اللہ (اخرجہ عبد بن حمید، وکذا فی الکنز، ۲/۱۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو بندہ صاف پانی پئے اور اس کے پیٹ میں بغیر تکلیف کے آسانی سے اتر جائے اور بغیر تکلیف کے نکل جائے اس پر اس بات کا شکر واجب ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن عساکر، کنز العمال، ۳/۱۵۲)

دو نبی وصف شکر سے متصف:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وقلیل من عبادی الشکور

اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت ہی کم ہیں۔

امام راغب رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں تنبیہ پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کما حقہ شکر گزار ہونا بہت مشکل کام ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء میں سے شکر گزاری پر صرف دو پیغمبروں کی تعریف کی ہے۔ ایک حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبدا شکورا (سورۃ الاسراء ۳)

اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کر دیا تھا وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے:

ان نوحا علیہ السلام کان یحمدللہ علی طعامہ وشرابہ ولباسہ وشأنہ کلہ فلھذا سمی عبدا شکورا (تفسیر ابن کثیر ۵/۴۳)

تحقیق حضرت نوح علیہ السلام کھا پی کر پہن کر بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرماتے رہتے تھے اس لئے آپ کو شکر گزار بندہ کہا گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک صفت قرآن کریم نے شاکر بیان فرمائی ہے:

ان ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا ولم یک من المشرکین شاکرا لانعمہ اجتباہ وھداہ الی صراط مستقیم (سورۃ النحل: ۱۲۰۔۱۲۱)

بے شک ابراہیم پیشوا اور اللہ کے فرمانبردار اور ایک طرفہ مخلص تھے وہ مشرکوں میں سے نہ تھے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں صراط مستقیم سمجھا دی تھی۔

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اوپر اللہ کے انعامات کا شکریہ ادا کرنے والے تھے اور اللہ کے تمام حکموں کی بجا آوری کرنے والے تھے اسی لئے فرمایا:

وابراھیم الذی وفی (سورۃ النجم: ۳۷)

اور وہ ابراہیم جو وفادار تھا

بڑھاپے میں ملنے والی اولاد کے شکریہ میں انہوں نے کہا:

الحمدللہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل واسحاق ان ربی لسمیع الدعاء (سورۃ ابراھیم: ۳۹)

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق عطا فرمائے، تحقیق میرا پروردگار اللہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے ان کو اپنے اہل و عیال میں ناشکر گزار فرد بالکل ناپسند تھا، ان کی خواہش اور کوشش یہ تھی کہ ان کی بہو صبر اور شکر کرنے والی

ہو، اسی سلسلہ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ترکہ (اپنے بیٹے اور اس کے اہل کانہ) کی خبر کیلئے (مکہ مکرمہ) تشریف لائے تو انہوں نے اسماعیل علیہ السلام کو (گھر میں) نہ پایا، ان کی بیوی سے ان کے بارے میں دریافت کیا...... پھر ان کی گزران اور حالات کے متعلق پوچھا اس نے کہا: ہمارے حالات خراب ہیں اور ہم تنگی اور عسرت میں مبتلا ہیں اس نے ان کے روبرو (اپنے حالات) کا شکوہ کیا، جب حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو انہیں اپنی عدم موجودگی میں کسی کی آمد کا کچھ احساس ہوا، انہوں نے (اپنی بیوی سے) دریافت کیا، کیا آپ کے ہاں کوئی آیا تھا؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں۔ اس شکل و صورت کے ایک بزرگ تشریف لائے تھے انہوں نے آپ کے متعلق ہم سے دریافت کیا تو میں نے انہیں بتلا دیا، انہوں نے ہماری گزران کے بارے میں استفسار کیا تو میں نے عرض کی کہ ہم تنگدستی اور مشکل حالات سے دوچار ہیں۔ انہوں (اسماعیل علیہ السلام) نے پوچھا کیا انہوں نے تجھے کسی بات کی وصیت فرمائی؟ اس نے جواب دیا جی ہاں، انہوں نے آپ کو سلام پہنچانے کا حکم دیا اور (آپ کیلئے یہ) پیغام چھوڑا، دروازے کی دہلیز تبدیل کر دیجئے انہوں نے کہا تمہارے پاس تشریف لانے والے (بزرگ) میرے والد تھے، اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھ سے جدا ہو جاؤں، تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ انہوں (حضرت اسماعیل علیہ السلام) نے اس کو طلاق دے دی اور انہی (اہل مکہ) میں سے ایک اور عورت سے شادی کر لی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کچھ عرصہ مشیئت الٰہی کے مطابق ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ پھر ان کے ہاں تشریف لائے تو ان (اسماعیل علیہ السلام) کو نہ پایا، ان کی بیوی کے پاس آئے اور ان کے بارے میں دریافت کیا...... اس عورت سے ان کی گزران اور حالات کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا: ہم بخیریت اور خوش حال ہیں۔ اور اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ انہوں نے سوال کیا؟ تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا گوشت۔ انہوں نے پوچھا تمہارا مشروب کیا ہے؟ اس نے بتلایا پانی انہوں نے کہا اے اللہ ان کیلئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نیز فرمایا: جب تمہارے خاوند آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور میرا یہ حکم سنانا کہ وہ اپنے دروازے کی دہلیز کو پختہ کرے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں ایک خوب رو بزرگ تشریف لائے تھے اور اس عورت نے ان کی تعریف کی۔ (آپ کے متعلق) انہوں نے دریافت کیا، میں نے انہیں آپ کے متعلق بتلایا۔ انہوں نے ہماری گزران کے بارے میں پوچھا، تو میں نے انہیں خبر دی کہ ہم بخیر ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا انہوں نے تجھے کسی بات کی وصیت فرمائی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے آپ کو سلام کہا اور دروازے کی دہلیز کو مضبوط کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا تیرے پاس تشریف لانے والے میرے والد تھے اور تو دہلیز ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے تجھے اپنے ساتھ ہی رکھوں۔ (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب یزفون، الس سلان فی المشی)

فائدہ شکر:

انسان جو نیکی کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوتا ہے۔ اور اگر برائی کرے تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها وما ربک بظلام للعبيد (سورة حم السجدة:۴۶)

جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کیلئے اور جو برا کام کرے اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

جو کوئی شکر جیسا اچھا عمل کرے گا تو اس کا فائدہ بھی اسی کو ہوگا لہذا قران کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

ومن شكر فانما يشكر لنفسه ومن كفر فان ربي غني كريم (سورة النمل:۴۰)

شکر گزار اپنے ہی نفع کیلئے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار غنی اور کریم ہے:

اسی سلسلہ مین اعلان ربانی ہے:

واذ تاذن ربكم لئن شكرتم لازيدنكم ولئن كفرتم ان عذابي لشديد (سورة ابراهيم:۷)

اور جب تمہارے رب نے اعلان کیا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو پھر میرا عذاب بھی بڑا شدید

ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم شکر کرو گے یعنی اگر ہماری نعمتوں کا حق پہچان کر ان کا صحیح استعمال کرو گے اور ہمارے احکام کے مقابلہ میں سرکشی و استکبار نہ برتو گے اور ہمارا احسان مان کر ہمارے مطیع فرمان بنے رہو گے تو ہم تمہیں مزید عطا فرمائیں گے۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے:

من الهم خمسة لم يحرم خمسة (وفيها) من الهم الشكر لم يحرم الزيادة (اخرجه البخاري في تاريخه والضياء في المختارة، تفسير المراغي ۱۳/۱۳۰)

جس شخص کو پانچ چیزوں کی توفیق مل جائے وہ پانچ انعامات سے محروم نہیں رہتا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس کو شکر گزاری کی توفیق مل گئی وہ زیادت واضافہ سے محروم نہیں رہتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سائل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا آپ نے اسے ایک کھجور دینے کا حکم فرمایا سائل نے وہ کھجور پھینک دی، آپ کے پاس ایک دوسرا سائل آیا، آپ نے اسے ایک کھجور دینے کا حکم فرمایا: اس نے کہا اللہ کیلئے پاکی ہے ایک کھجور تو حضور ﷺ سے ملی، حضور نے کنیز کو حکم فرمایا کہ ام سلمہ کے پاس جاؤ اور اسے کہہ کہ اسے وہ چالیس درہم دیدیں جو ان کے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ (بیہقی) اسی طرح بیہقی میں حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضور ﷺ کی خدمت میں آیا آپ نے اسے ایک کھجور دی اس نے کہا سبحان اللہ نبیوں میں سے ایک نبی ایک کھجور کا صدقہ کرتا ہے؟ اس سے حضور نے فرمایا کیا تجھے علم نہیں کہ اس میں بے شمار ذروں کا وزن ہے اس کے بعد آپ کے پاس دوسرا سائل آیا اور اس نے آپ سے سوال کیا آپ نے اسے ایک کھجور دی، اس نے کہا کہ انبیاء میں سے ایک نبی کی کھجور ہے یہ کھجور جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے جدا نہ ہوگی اور ہمیشہ ہمیش میں اس کی برکت کا امیدوار رہوں گا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ اور سلوک کئے جانے کا حکم فرمایا اور اس آدمی پر کچھ عرصہ نہ گزرا تھا کہ دولت مند ہوگیا (کذا فی الکنز ۴/۴۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ یعنی کفر و معصیت اور ناشکری کی نحوست بھی یقینی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

ان العبد ليحرم الرزق بالذنب يصيبه (سنن ابن ماجه، المقدمه باب في القدر ،كتاب الفتن باب العقوبات)

بے شک بندہ روزی سے محروم ہوجاتا ہے۔ اس گناہ کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

وقال موسىٰ ان تكفروا انتم ومن في الارض جميعا فان الله لغني حميد (سورة يونس:۸)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔

یعنی انسان اللہ کی شکر گزاری کرے گا تو اس میں اسی کا فائدہ ہے۔ ناشکری کرے گا تو اللہ کا اس میں کیا نقصان ہے؟ وہ تو بے نیاز ہے۔ سارا جہان ناشکر گزار ہو جائے تو اسکا کیا بگڑے گا جس طرح حدیث قدسی میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ياعبادي لوان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على اتقى قلب رجل منكم ما زاد ذالك في ملكي شيئا، ياعبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر قلب رجل منكم ما نقص ذالك في ملكي شيئا (صحيح مسلم، كتاب البر، باب تحريم الظلم)

اے میرے بندو، اگر تمہارے اول اور آخر اور اسی طرح تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو (یعنی کوئی بھی نافرمان نہ رہے) تو اس سے میری حکومت اور بادشاہی میں اضافہ نہیں ہوگا اے میرے بندو، اگر تمہارے اول و آخر اور تمام انسان وجن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے بڑا نافرمان اور فاجر ہو تو اس سے میری حکومت و سلطنت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

جذبہ شکر پیدا کرنے کی تدبیر:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة

الله علیکم (صحیح مسلم)

وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا) اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں تاکہ جو نعمتیں تمہیں اس وقت ملی ہوئی ہیں۔ وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں (ورنہ اللہ کی ناشکری کا جذبہ ابھر آئے گا۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکتوب بھیجا کہ دنیا سے اپنے رزق پر قناعت کرو اس لئے کہ اللہ رحمٰن نے اپنے بعض بندوں کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے یہ ایک آزمائش ہے۔ جس سے اس نے ہر بندے کو آزمایا ہے جس کو اس نے وسعت دی اس کی اس طرح پر آزمائش کرتا ہے کہ وہ اللہ کا کس طرح شکر ادا کرتا ہے اللہ کا شکر کرنا اس حق کی ادائیگی ہے جو اس پر اللہ نے اپنے رزق کے معاملے میں اور عطاء کے معاملہ میں فرض کیا ہے (اخرجہ ابن ابی حاتم و کذا فی الکنز ۲/۱۵۱)

حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا اہل شکر اللہ کی جانب سے زیادہ دیا جاتا ہے لہٰذا تم زیادتی کو تلاش کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمت دوں گا (اخرجہ الدینوری، وکذا فی الکنز ۲/۱۵۱)

صبر وشکر میں خیر کثیر

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عجبا لامر المومن ان امره کله له خیر ولیس ذالک الا للمومن ان اصابته ضراء صبر فکان خیرا له وان اصابته سراء شکر فکان خیرا له (صحیح مسلم)

مومن کی حالت بھی عجیب ہے وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے۔ اس سے خیر اور بھلائی ہی سمیٹتا ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو نصیب نہیں۔ اگر وہ تنگدستی بیماری اور دکھ کی حالت میں ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے یہ اس کیلئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اس کو مسرت و فرحت اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے یہ اسکے لئے بہتر ہوتا ہے (یعنی دونوں حالتیں اس کیلئے خیر و بھلائی کا سبب بنتی ہیں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو اتیت براحلتین راحلة شکر و راحلة صبر لم ابال ایهما رکبت (اخرجه ان عساکر وکذا فی منتخب کنزالعمال ۴/۴۱۷)

اگر میرے پاس یہ دو سواریاں لائی جائیں یعنی صبر یا شکر کی سواری، تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں ان دونوں میں سے (غور کروں کہ) کس پر سوار ہوں۔

لطیفہ:

عمران بن حطان خارجی مشہور فصیح و بلیغ شاعر گزرا ہے۔ اس کی ذہانت و ذکاوت کے بہت واقعات مشہور ہیں۔ علامہ زمخشری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ وہ بے انتہا سیاہ فام اور بدصورت تھا اور جتنا وہ بدصورت تھا اس کی بیوی اتنی ہی خوبصورت تھی۔ ایک دن وہ بہت دیر تک اس کے چہرے کو دیکھتی رہی اور پھر اچانک اس نے کہا: الحمدللہ عمران نے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے کس بات پر الحمدللہ کہا؟ بیوی نے کہا میں نے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا ہے کہ ہم دونوں جنتی ہیں۔ عمران نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگی، اس لئے کہ تمہیں مجھ جیسی بیوی ملی، تم نے اس پر شکر ادا کیا اور مجھے تم جیسا شوہر ملا، میں نے اس پر صبر کیا، اور اللہ نے صابر و شاکر دونوں کیلئے جنت کا وعدہ فرمایا، (تفسیر کشاف :۱/ ۴۲۸، تحت آیۃ یستفتونک فی النساء)

مولانا محمد ادریس ہاشمی اور مولانا محمد رمضان یوسف سلفی کو حادثہ

گذشتہ دنوں مولانا محمد ادریس ہاشمی، امیر جماعت غرباء اہلحدیث پنجاب، و چیف ایڈیٹر ماہنامہ صدائے ہوش اور جماعت کے معروف اہل قلم محمد رمضان یوسف سلفی موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ چوک مینار پاکستان لاہور میں ایک ویگن نے ٹکر مار دی جس کی وجہ سے دونوں صاحبان کو کافی چوٹیں آئیں البتہ اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا کہ زندگی بخش دی۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ ہاشمی صاحب اور سلفی صاحب کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و ایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)